REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۞ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. No. P. 67.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

شمارہ — ۹

جلد — ۲۱

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

شرح چندہ

سالانہ	۱۰ روپے
ششماہی	۵ روپے
ممالک غیر	۲۰ روپے
فی پرچہ	۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

اخبار احمدیہ

لنڈن۔ مکرم امام صاحب مسجد لنڈن کی وساطت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۷ ر فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اور حضور بخیریت ہیں الحمد للہ — نیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو ضعف کی شکایت چل رہی ہے۔ سانس پورا لمبا نہیں لیا جا سکتا۔ ایسا کرنے سے سینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ حضرت سیدہ ممدوحہ کو گذشتہ دنوں نمونیا کا عارضہ ہو گیا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور بابرکت لمبی عمر بخشے۔

قادیان یکم امان (مارچ)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

★ — حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام خیریت سے ہیں۔ جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے مہمانانِ کرام کی اکثریت اپنے وطنوں کو واپس جا چکی ہے باقی احباب چند روز میں تشریف لے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر رہے آمین ۞

۱۵ محرم الحرام ۱۳۹۲ ہجری | ۲ ر امان ۱۳۵۱ ہش | ۲ ر مارچ ۱۹۷۲ ع

مقدس سرزمین قادیان میں

جماعت احمدیہ کے ۸۰ ویں جلسہ سالانہ کا روح پرور انعقاد!

ہندوستان کے مختلف صوبوں اور بنگلہ دیش سے شمع احمدیت کے پروانوں کا اجتماع

دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی غیر معمولی کثرت۔ روحانی ذوق و شوق اور عشقِ الٰہی کے ولولہ انگیز اور پُرکیف مناظر

علمائے سلسلہ کی دینی و روح افزا تقاریر!

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

قادیان ۲۵ ر تبلیغ (فروری)۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ۸۰ واں سالانہ اجتماع جس کی بنیادی اینٹ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے ۱۸۹۲ء میں رکھی تھی اور جس کی اہمیت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ :-

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

ایسا عظیم اور نہایت درجہ اہمیت کا حامل یہ روحانی اجتماع ۲۰ ر تبلیغ ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۲۰ ر فروری ۱۹۷۲ء) بروز اتوار صبح ½۱۰ بجے شروع ہو کر دعاؤں۔ ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں تین دن تک جاری رہنے کے بعد بروز منگل ½۲ بجے دن نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

یوں تو اس جلسہ کی تاریخیں مورخہ ۱۸ ر ۱۹ ر ۲۰ ر دسمبر ۱۹۷۱ء بمطابق ۱۸ ر ۱۹ ر ۲۰ ر فتح ۱۳۵۰ ہش کو مقرر تھیں۔ لیکن حالیہ جنگ کی وجہ سے اس روحانی اجتماع کو مجبوراً ملتوی کرنا پڑا تھا۔ اس وقت سے بیرونجات کے احباب جماعت اس روحانی سفر سے محرومی کے سبب سخت بے چین تھے۔ لیکن فروری کے شروع میں جب مرکزِ احمدیت سے جلسہ کے انعقاد کا مژدہ جانفزا آگیا۔ اور انتظار کی گھڑی ختم ہو گئی تو مرجھائے چہرے شگفتہ ہو گئے۔ اور مخلصین اس للّٰہی سفر کے لئے رختِ سفر باندھنے اور زادِ راہ اختیار کرنے لگے۔ اور ۲۰ ر فروری صبح تک ہندوستان کے دور دراز علاقوں اور کم و بیش تمام صوبوں سے شمعِ احمدیت کے پروانے کثیر تعداد میں اپنے دائمی روحانی مرکز قادیان دار الامان میں آ جمع ہوئے۔ اس مقدس سرزمین کے محلہ احمدیہ میں محبت و پیار، اخوت و تودد کے بے نظیر نظارے دیکھنے میں آئے۔ ہر احمدی دوسرے احمدی بھائی سے اور خاص کر درویش بھائی سے جو ساری دنیا کے احمدیوں کی نمائندگی کرتے ہوئے مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت کے لئے اپنی جان ہتھیلی پر رکھتے ہوئے ہر مصیبت اور آزمائش کے وقت سینہ سپر ہو کر قادیان میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں ملاقات و معانقہ کرتے وقت جو لذت اور روحانی سرور محسوس کرتا تھا اسے الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں وہ کیفیت صرف محسوس ہی کی جا سکتی ہے۔ اس کو حوالۂ قرطاس کرنے کی طاقت میری قلم کو نہیں۔

مادیت کے اس غلبہ اور خود غرضی کے اس زمانہ میں ایسی محبت و اخوت کے پُرخلوص نظارے صرف اعتصام بحبل اللہ ہی کی بدولت ہیں۔ اور صرف خلافتِ احمدیہ کی برکت ہے۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اس دفعہ اس روحانی اجتماع سے فیضیاب ہونے کے لئے "بنگلہ دیش" کے امیر جماعت احمدیہ محترم مولوی محمد صاحب کی قیادت میں چند احباب کرام تشریف لائے۔

ہر سال علاقہ کشمیر اور پونچھ سے سینکڑوں احمدی احباب تشریف لاتے رہتے۔ لیکن ایک ڈیڑھ ماہ کی مسلسل برف باری کے سبب پہاڑی راستے مسدود ہو گئے۔ اس لئے اس علاقہ کے

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر : صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

احباب تشریف نہیں لا سکے۔ پھر بھی جواں ہمت افراد کی ایک محدود تعداد ان تمام رکاوٹوں کا مقابلہ کرتے ہوئے دیارِ حبیبؑ میں پہنچ ہی گئی اور اس طرح اپنے علاقہ کی نمائندگی کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

قادیان میں سردی کی شدت

مسلسل بارشوں اور سردی کی شدید لہر کے سبب قادیان میں خاصی سردی رہی۔ تاہم خدا کا فضل رہا کہ جلسہ کے تمام ایام، دن کے وقت دھوپ خوب نکلتی رہی۔ اور سردی کی شدت میں بتدریج کمی آتی چلی گئی۔ اور مجموعی طور پر موسم خوشگوار رہا۔

پروگرام:- جلسہ کے تینوں روز دن اور رات کو مقررہ پروگراموں کے مطابق علمائے کرام اور مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پُر از معلومات تقاریر ہوئیں۔ دن کے اجلاسات احمدیہ جلسہ گاہ میں اور شبینہ اجلاسات مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوتے رہے۔

پہلا دن ـــ پہلا اجلاس

۲۰ فروری۔ یوم مصلح موعودؓ

آج کا دن تاریخ احمدیت میں ہی نہیں بلکہ تاریخ اسلام میں ایک نہایت اہمیت کا حامل دن ہے۔ کیونکہ یہی وہ مقدس اور مبارک اور رہتی دنیا تک یاد کئے جانے والا دن ہے۔ جس میں وہ عظیم الشان پیشگوئی شائع کی گئی جس میں اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے مسیح کو مخاطب کرتے ہوئے ایک اولوالعزم مصلح اور اسلام کے فتح نصیب جرنیل کے ظہور کی بشارت اور خوشخبری دی تھی اور خدا تعالیٰ نے اس کا ظہور کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ فرما کر گویا کہ اپنا نزول قرار دیا تھا۔ تا اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر ہو۔

اس عظیم دن کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے دُنیائے احمدیت اس دن کو یوم مصلح موعودؓ کے نام سے مناتی ہے۔ اس لئے امسال کا جلسہ سالانہ اس یادگار روز کی برکتوں کو بھی اپنے جلو میں لیکر آیا۔

آج کے اجلاس کی کارروائی صبح ۱۰½ بجے زیرِ صدارت محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم و محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج تبلیغ مہاراشٹر نے تلاوت قرآن مجید نہایت دلنشین اور پُر درد انداز میں فرمائی۔ بعدہٗ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ـــ

حمد و ثناء اسی کو جو ذاتِ جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

خوش الحانی سے پیش کیا۔

صدارتی تقریر

تلاوتِ قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد محترم حضرت صدر صاحب نے لوائے احمدیت لہرانے کا رُوح پرور اور پُر وقار فریضہ سر انجام دیا۔ جوں جوں لوائے احمدیت اُوپر اُٹھ رہا تھا جملہ حاضرین احتراماً کھڑے کھڑے زیرِ لب رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ کا ورد کرتے رہے۔ اور جب احمدیت کا پرچم فضا میں لہرانے لگا، ساری فضا اللہ اکبر، اسلام زندہ باد ـــ احمدیت زندہ باد۔ حضرت محمد عربی صلعم زندہ باد حضرت مسیح موعودؑ زندہ باد۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد کے فلک شگاف اسلامی نعروں سے گونجنے لگی۔ اس کے بعد محترم صاحبِ صدر نے اپنا ابتدائی خطاب فرمایا۔ آپ نے نہایت رقت آمیز آواز سے سورہ فاتحہ کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمیں ایک دفعہ پھر دیارِ مسیح میں حاضر ہو کر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے قائم کئے گئے اِس روحانی اجتماع میں ایک دفعہ پھر شرکت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ دُنیاوی نقطۂ نگاہ اور ظاہری آنکھ سے دیکھا جائے تو قادیان کی کوئی حیثیت نہیں لیکن روحانی پہلو ہی ہے جس کے تحت آپ حضرات اتنی تکالیف اور لمبے سفر کی صعوبتیں اٹھا کر اور مالی اور دیگر قُربانیاں کرتے ہوئے یہاں تشریف لائے ہیں اور اس لئے آئے ہیں تا ان مبارک ایام میں ذکرِ الٰہی، عبادت، دعا سے اپنی جھولیاں بھرنے اور علمائے سلسلہ کی علمی تقریریں سُن کر اپنے علم و ایمان میں اضافہ کریں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہوئے اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

افتتاحی خطاب کے آخر میں آپ نے بتایا کہ ہماری جماعت کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ ہی ہمارا یہ جلسہ کسی نوع کی سیاست یا کسی دنیوی غرض و غایت سے وابستہ ہے۔ یہ جلسہ محض للہی اور خالصتہً رُوحانی ہے۔ اس کے بعد آپ نے جملہ حاضرین بمعیت اجتماعی دعا کرائی۔

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۲ء کے لئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا برقی پیغام

قادیان ۲۰ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا برقی پیغام جو مکرم امام صاحب مسجد لنڈن کے ذریعہ موصول ہوا اور جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء کے افتتاحی اجلاس میں پڑھ کر سُنایا گیا۔ احباب جماعت کے رُوحانی استفادہ کے لئے اس کا اُردو ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

لنڈن ۱۷ فروری۔ جلسہ سالانہ قادیان کے لئے اپنے پیغام میں حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:-

"تمام حاضرینِ جلسہ کو میرا سلام پہنچا دیں۔ بنی نوعِ انسان کی تمام مشکلات کا حل قرآنِ مجید میں ہے۔ تم اس کو مضبوطی سے پکڑو۔

انشاء اللہ تعالےٰ آخر کار اسلام اور قرآنی تعلیم ہی دنیا میں غالب آئے گی۔ میری دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کے لئے اِس دُنیا کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنائے۔"

(امام مسجد لنڈن)

پیغام صدارتی تقریر اور دعا کے بعد محترم حضرت امیر صاحب نے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک مختصر مگر نہایت اہم اور جامع اور رُوح پرور پیغام پڑھ کر سنایا۔ یہ پیغام مکرم امام مسجد لندن کے توسط سے پہنچا ہے۔ یہ پیغام اِسی پرچہ میں دوسری جگہ درج ہے۔

تقاریر اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل انچارج تبلیغ آندھرا پردیش نے استاذی المحترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی کا تحریر کردہ ایک مضمون بعنوان

بانیانِ مذاہب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں

پڑھ کر سُنایا۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے ابتدائے آفرینش سے اب تک اپنی ہستی کا ثبوت دے کر لوگوں کا تعلق اپنے ساتھ پیدا کرنے اور اُن کی رُوحانی، اخلاقی اور تمدنی اصلاح و ترقی کے لئے متواتر اپنی طرف سے ریفارمر اور مصلحین کھڑے کئے اور آخر میں مگر درجہ میں سب سے بڑھ کر مقدس بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم ـــ اور آپؐ ہی کے فیضان سے مستفیض ہو کر آپؐ کے رُوحانی فرزند حضرت مرزا صاحب اس زمانہ کی اِصلاح کے لئے مبعوث ہوئے۔ آپؑ کی بعثت ساری دنیا کی طرف قرار دی۔ اور انہوں نے ساری دنیا کے اقوام کے پیشوایانِ مذاہب کی صداقت منوائی اور ان کی تعلیم کے ضروری حصّہ کو بھی اپنایا۔ اور ان کی عصمت و عظمت قائم فرمائی۔

آپ نے حضرت رام چندر جی مہاراج۔ حضرت کرشن جی مہاراج اور حضرت باوا نانکؒ کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کے زرّیں خیالات حاضرین کے سامنے پیش کئے۔ اور بتایا کہ یہ باتیں قوموں کے اندر اتحاد و یگانگت اور محبت و اخوت اور الفت پیدا کرنے اور ترقی کی موجب ہیں۔ اس سے اسلام کے حسنِ سلوک اور وسیع رواداری کا بھی علم ہوتا ہے جو وہ دیگر اہلِ مذاہب اور بانیانِ مذاہب کے متعلق روا رکھتا ہے۔ اور جس میں سے اُسے عالمگیر مذاہب کے مقابلہ میں ایک امتیازی خصوصیت حاصل ہے جو اُسے سب مذاہب میں سے نمایاں کر دیتی ہے۔ اور دلوں میں جذباتِ الفت پیدا کرنے کا باعث ہے۔

پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور پیشگوئی کا متن

اس اجلاس کی دوسری تقریر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ، نے مندرجہ بالا عنوان پر فرمائی۔ آپ نے فرمایا:-

اسلام کی تعلیم کے مطابق جماعت احمدیہ یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ خدا تعالےٰ نے دنیا کی ابتداء سے ایسا انتظام کیا ہے کہ انسان کی بھلائی، بہبودی، اخلاقی درستی اور روحانی ارتقاء کے لئے تعلیمات نازل فرمائی ہیں جو اس زمانہ کی ضرورت کی تکمیل کے لئے ضروری تھیں۔ آخر میں خدا تعالےٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسی شریعت دے کر بھیجا جو کامل، مکمل اور رہتی دنیا تک کے لئے تمام مسائل کا حل تھا۔ اور خدا کی قربت کے حصول کا بہترین اور آخری ذریعہ تھا اور دنیا کی اصلاح کا آخری

سامان تھا۔ لیکن جوں جوں زمانہ گزرتا گیا مسلمانوں میں بھی رُوحانی کمزوری آنے لگی۔ تا آنکہ قرآن کریم اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اِسی قادیان کی بستی سے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت فرمائی۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض بیان فرمانے کے بعد اس غرض کی تکمیل کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے مصلح موعود کے ظہور کی بشارت دی چنانچہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوشیار پور میں جو بشارت دی اس کی یاد کے طور پر اکناف عالم میں آباد ہر جماعت احمدیہ یہ جلسہ مناتی ہے۔ اس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس پیشگوئی کے الفاظ پڑھکر سُنائے۔ اور فرمایا کہ ۲۰ر فروری کے اس اشتہار کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء کو ایک اور اشتہار شائع فرمایا جس میں اس مصلح موعود کی پیدائش کے بارے میں اعلان فرمایا کہ وہ پسر موعود نو سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو جائے گا۔ یعنی یہ لڑکا ۲۱ر مارچ ۱۸۹۵ء تک بہر حال پیدا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے بعد بھی مسلسل ۹۔ اشتہارات شائع فرمائے۔ جن میں اس موعود لڑکے کی پیدائش کی مدت کی توثیق فرماتے رہے۔ بالآخر اس پیشگوئی کے شائع ہونے کے تین سال کے بعد چوتھے سال میں یعنی ۱۲ر مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں موعود فرزند پیدا ہوا۔ جس کے ذریعہ یہ عظیم الشان پیشگوئی بڑی آب و تاب سے پوری ہوئی۔ جس سے اسلام کے ایک زندہ مذہب ہونے کا زندہ ثبوت ملا۔

نظم: حضرت صاحبزادہ صاحب کی ایمان افروز تقریر کے بعد مولوی مظفر احمد صاحب فضل یادگیری نے حضرت مصلح موعود کی یاد میں ایک پُر سوز اور درد انگیز نظم سنائی۔

پیشگوئی مُصلح موعود

مذکورہ عنوان پر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے ایک ٹھوس اور برجستہ تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے بتایا، خدا تعالےٰ نے اپنی ہستی کے ثبوت کے لئے ابتدائے آفرینش سے سلسلہ نبوت و رسالت شروع فرمایا۔ ان انبیاء کرام پر وحی و الہام کا نزول ہوتا ہے۔ علم غیب کا اظہار ایک طرف خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہے تو دوسری طرف ان کی صداقت کی دلیل ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ خدا تعالےٰ کے مامور و مرسل تھے۔ خدا تعالےٰ نے اپنی ہستی کو آپ پر ظاہر فرمایا اور آپ کو وحی و الہام سے نوازا اور علم غیب کے طور پر خدا تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ مختلف پیشگوئیاں اور بشارات بیان فرمائیں۔

اِس تمہید کے بعد فاضل مقرر نے پیشگوئی مصلح موعود کا ذکر کرتے ہوئے اس میں مذکور مختلف علامتیں بیان کیں اور بتایا کہ یہ تمام علامتیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی ذات میں باحسن و بکمالِ طریق پوری ہوئیں۔ اس ضمن میں آپ نے مندرجہ ذیل علامت کا تفصیل سے ذکر فرمایا:۔

"تیری نسل بہت ہوگی اور مَیں تیری ذرّیت کو بڑھاؤں گا۔ اور برکت دوں گا ...... اور تیری ذرّیت منقطع نہ ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔" (اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

اِس پیشگوئی کے مقابل پر پنڈت لیکھرام نے بھی ایک پیشگوئی کی تھی کہ:۔

"آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ غایت درجہ تین سال شہرت رہے گی۔"

یہ دونوں پیشگوئیاں سب کے سامنے ہیں ایک دُنیا نے دیکھ لیا کہ کس کی پیشگوئی سچی نکلی اور کس کی غلط!!

حضرت مرزا صاحبؑ کی اولاد سرسبز و شاداب ہوئی۔ اور اب ۲۰۰ سے زائد اولاد موجود ہے۔ فاضل مقرر نے پیشگوئی دربارہ مصلح موعود میں بیان شدہ علامات کا ذکر کرتے ہوئے خاص طور پر کلمۃ اللہ ہونا، سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ وغیرہ علامات کو حضرت مصلح موعود کے وجود میں ثابت کرکے وضاحت سے روشنی ڈالی۔

نظم: محترم مولانا صاحب کی تقریر کے بعد عزیزم ظہیر احمد صاحب خادم نے حضرت مصلح موعود رضؓ کی نظم بعنوان ؎

تعریف کے قابل ہیں یارب ترے دیوانے
آباد ہوئے جن سے دنیا کے یہ ویرانے

نہایت خوش الحانی سے سُنائی۔

صدائے افریقہ

آج کے دِن کی آخری تقریر استاذی المحترم مولانا محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری ایڈیٹر بدر کی مذکورہ بالا عنوان پر ہوئی۔ آپ نے براعظم افریقہ کی گزشتہ چار پانچ سو سالہ تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ کس طرح یوربین اقوام نے اس براعظم پر اپنا سیاسی تسلط جماتے ہوئے اس کی معاشی حالت کو تہ و بالا کر دیا۔ اور افریقہ کے اصل باشندوں کا استحصال کیا۔ ان کی زمینوں پر اور معدنیات کے ذخائر کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اور ساری دولت کو خوب لوٹا۔ ساتھ کے ساتھ اصل باشندوں کو حقیر و ذلیل کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اُس وقت افریقہ کی فضا سے ظلم و تعدی کے ساتھ ساتھ مظلومیت کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ اس کے بعد ۱۹۲۱ء میں احمدیت کے مبلّغین حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی قیادت میں اس تاریک براعظم کو اسلام کے نور سے منوّر کرنے اور افریقی باشندوں کو انسانیت کے حقیقی شرف سے مشرف کرنے اور اس کا پیدائشی حق دلانے کے لئے وارد ہوئے اُن مجاہدین نے ایثار و قربانی کے بے مثال نمونے قائم کرکے اُن کے دل جیت لئے۔

دورانِ تقریر میں فاضل مقرر نے مجاہدین احمدیت کی اُن بے مثال قربانیوں کا واقعاتی جائزہ پیش کیا جو میدانِ تبلیغ میں دیں اور اس سرزمین میں اسلام کا پودا لگانے میں کارگر ثابت ہوئیں۔ اس ضمن میں آپ نے مسیحیت پر اسلام کی فتح نمایاں کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ کبھی یہ حالت تھی کہ یوربین اقوام کے افریقہ میں داخل ہونے کے ساتھ ساتھ مسیحی پادری اور مناد سارے براعظم کو دینِ مسیحی میں داخل کر لینے کے خیال سے جا پہنچے۔ اور افریقہ کو عیسائیت کا قلعہ بنا لینا چاہا مگر کجا یہ حالت، کہ احمدی مبلغین کی اسلامی تبلیغ کے نتیجہ میں اس علاقہ میں عیسائیت کو عبرتناک پسپائی کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اُس پُرامن روحانی انقلاب کی تفصیل اُن اعداد و شمار کے ساتھ پیش کی جو اس علاقہ میں لاکھوں لاکھ افریقی باشندوں کے حلقہ بگوشِ اسلام ہو جانے، سینکڑوں مساجد کی تعمیر اور بیسیوں مدارس کے قیام اور جگہ جگہ ہیلتھ سنٹرز کھولے جانے پر مشتمل تھی۔

آخر میں حضرت امام جماعتِ احمدیہ کی طرف سے ۱۹۷۰ء میں دورہ افریقہ اور اس کے شاندار و خوش کن نتائج کا ذکر کرتے ہوئے افریقہ میں حضرت امام ہمام کے اس خطاب کا اقتباس سُنایا جس میں حضور نے فرمایا کہ

"اِسلام کے غلبے کا عظیم دِن طلوع ہوچکا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اِس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتح مند ہوکر رہے گی انشاء اللہ۔"

اِس تقریر کے ساتھ جلسہ سالانہ کے پہلے دِن کے پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

شبینہ اجلاس

اس مقدس جلسہ کے پہلے روز کا دوسرا اجلاس رات کو ۸ ½ بجے مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر منعقد ہوا۔ مکرم ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوتِ قرآن مجید کے بعد مکرم نور الاسلام صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رُوح پرور نظم نہایت خوش الحانی سے سنائی جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

سلسلہ احمدیہ میں نظامِ خلافت

اِس اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار محمد عمر مبلغ مدراس کی مذکورہ عنوان پر ہوئی خاکسار نے بتایا کہ خدا تعالےٰ بنی نوع انسان کو زندگی کے صحیح مقصد سے آگاہ کرکے ان کی رُوحانی اور اخلاقی رہنمائی کے لئے ہر زمانہ، ہر قوم اور ہر ملک میں انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرماتا رہا ہے پھر جب یہ مامورین من اللہ تخم ریزی اور تنقیح کا بیج بو کر اور ایک الٰہی جماعت کی ... کر کے اِس جہانِ فانی سے رخصت ہو جاتے ہیں تو اُن کے بعد اُن کے مشن کی تکمیل کے لئے اللہ تعالےٰ خلافت کے سلسلہ کو قائم فرماتا ہے۔ گویا کہ خلافت نبوت کا تتمہ ہوتی ہے خاکسار نے خلافت اسلامیہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم شدہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کا ذکر کرنے کے بعد قرآن کریم میں بیان فرمودہ خلافت کی برکات کی روشنی میں برکاتِ خلافت احمدیہ پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ خاص کر خلافت کے ذریعہ وحدت اسلامی کا قیام۔ تمکینِ دین۔ خوف کا امن میں تبدیل ہونا وغیرہ برکات کا تفصیل سے ذکر کیا۔ بالآخر خلافت ثالثہ کے ذریعہ جو بشارتیں دی گئی تھیں ان کا ذکر کرتے ہوئے اِس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں بیان کیں۔

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم جاوید اقبال صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضؓ کی ایک دعائیہ نظم پڑھ کر سُنائی جس کے ہر مصرعہ کے بعد مسجد آہوں کی آواز سے گونجنے لگی۔ حضور اقدس رضؓ کی نظم کا پہلا مصرعہ یہ ہے ؎

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

جماعتی تحریکات اور احبابِ جماعت کی ذمہ داریاں

اِس اجلاس کی دوسری اور آخری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تھی۔ مذکورہ عنوان پر تقریر ... آپ نے بعثتِ مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے دنیا کی حالت اور خصوصاً اسلام اور مسلمانوں

کی زبوں حالی اور ضلالت کی حالت کا بہترین نقشہ کھینچا۔ مسلمان جہاں ایک طرف مایوسی، نا امیدی اور پست ہمتی میں مبتلا تھے تو دوسری طرف اسلام اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے ہمیشہ کے لئے مٹانے کے لئے دشمنانِ اسلام اور معاندین کی طرف سے بھرپور کوشش کی جا رہی تھی۔ جس کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں کھینچا ہے کہ ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بےکس ہمچو زین العابدین

ایسی صورت میں خدا تعالےٰ نے یُحْیِی الدِّین و یُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃ کے لئے حضرت مسیح محمدی صلعم کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے ایک روحانی جماعت کی بنیاد ڈالی۔ اس جماعت کے ذریعہ دنیا میں جو عظیم الشان روحانی انقلاب برپا ہوا اس کی تفصیل نہایت ایمان افروز انداز میں بیان فرمائی۔ اس ضمن میں جماعتِ احمدیہ نے جو عظیم الشان اور عدیم النظیر قربانیاں کیں اُن کا ذکر کرتے ہوئے مختلف تحریکات کی طرف روشنی ڈالی۔ اور ان کے خوش کن نتائج بیان فرمائے۔ آپ نے آخر میں لازمی چندہ جات یعنی چندہ عام۔ حصہ آمد۔ حصہ جائیداد۔ چندہ جلسہ سالانہ اور طوعی چندہ جات یعنی تحریک جدید۔ وقفِ جدید۔ درویش فنڈ۔ نصرت جہاں فنڈ اور فضلِ عمر فاؤنڈیشن فنڈ۔ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور قربانی کا اعلیٰ معیار قائم کرنے کی تلقین فرمائی۔

محترم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد ٹھیک پونے گیارہ بجے شب پہلے دن کا یہ دوسرا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا دن

جلسہ سالانہ کے دوسرے مبارک دن کا اجلاس ۲۱ر تبلیغ (فروری) بروز سوموار صبح ½ ۱۰ بجے زیر صدارت محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد منعقد ہوا۔

خاکسار محمد عمر کی تلاوتِ قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضؓ کی ایک نظم پڑھ کر سُنائی۔

ذکرِ حبیبؑ

آج کے اجلاس کی پہلی تقریر سیدّنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکرِ حبیب کے عنوان پر محترم ملک صلاح الدین صاحب وکیل المال تحریک جدید اور مؤلف اصحاب احمد نے فرمائی۔ آپ نے حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ علیہ السلام کی سیرت کے بعض پہلو نہایت اچھے رنگ میں بیان فرمائے۔ خاص طور پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سادگی۔ خدام سے سلوک۔ مساوات کا عظیم نمونہ۔ غیر مسلموں سے تعلقاتِ محبت، سے تعلق رکھنے والے کئی ایمان افروز واقعات سنائے۔ آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بلند اور روحانی شخصیت کے بارے میں غیر مسلم سکالروں کے بعض قیمتی خیالات و آراء سُنائے۔ (آپ کی یہ تقریر انشاء اللہ جلد ہی اخبار بدر میں شائع ہو جائیگی)

مذہبِ اسلام حضرت باوا نانکؒ کی نظر میں

اس موضوع پر مکرم گیانی بشیر احمد صاحب بی۔ اے نے پنجابی زبان میں ایک عمدہ تقریر فرمائی۔

آپ نے اسلام اور گورونانک جی مہاراج کی تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت باوا صاحبؒ کی تمام تعلیمات اسلام کی پیش کردہ تعلیمات، کا پرتو اور ظل ہیں۔ فاضل مقرر نے خاص کر صفاتِ باری تعالیٰ کے بارے میں حضرت باوا نانکؒ صاحب کی تعلیمات بیان فرمائیں۔ نیز حقوق اللہ اور حقوق العباد کے بارے میں حضرت گورونانک صاحبؒ کی تعلیمات تفصیل سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ تمام تعلیمات دراصل اسلام ہی کی تعلیمات ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؒ نے اسلام کا نہایت گہرا مطالعہ کیا اور اس کی تعلیمات نے آپ کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔

نظم: اس کے بعد عزیز مظفرّ احمد صاحب اقبال نے حضرت مصلح موعود رضؓ کی مندرجہ ذیل پرجوش اور دلولہ انگیز نظم نہایت خوش الحانی سے سُنائی ؎

ذکرِ خدا پہ زور دے ظلمتِ دل مٹائے جا!
گوہرِ شب چراغ بن دنیا میں جگمگائے جا!

اس کے بعد برادرم مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئیاں حالاتِ حاضرہ سے متعلق

کے عنوان پر نہایت ایمان افروز اور علمی تقریر بیان فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں آفاتِ ارضی و سماوی جو مختلف رنگوں میں آج دنیا میں رُونما ہو رہے ہیں کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا۔ اسی طرح زلازل طوفان اور سیلاب۔ مختلف امراض۔ جنگِ عظیم اور حالیہ ہند پاک جنگ سے متعلق بعض واضح پیشگوئیوں کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں جماعتِ احمدیہ کی عظیم الشان ترقی اور اکنافِ عالم میں اُسے جو مقبولیت حاصل ہوئی ہے اس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان تمام پیشگوئیوں کا نہایت وضاحت کے ساتھ پورا ہونا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے کا بہترین ثبوت ہے

نظمیں: مکرم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم جو حالاتِ حاضرہ کے بارے میں مختلف پیشگوئیوں پر مشتمل تھی پڑھ کر سُنائی۔

اس کے بعد مکرم شمس الحق صاحب (اڑیسہ) نے ہندی زبان میں ایک پرجوش نظم خوش الحانی سے سنائی جس کا پہلا مصرعہ ہے ؏
جے جے شری احمد چندر کل جگ کے اوتار

اِنسان کی بنیادی ضروریات اسلام کی روشنی میں

آج کے اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ آج ترقی کا زمانہ ہے آزادی کا زمانہ ہے۔ اس لئے انسان کی ضروریات اور ان کے پُورا کرنے کا مطالبہ نمایاں صورت میں نظر آ رہا ہے۔ اس ضمن میں آج ہمیں مختلف تحریکیں۔ مختلف جمعیتیں مختلف پارٹیاں اور مختلف ازمیں نظر آتی ہیں۔ اور ہر ایک اپنے نظریہ کی اشاعت کرتے ہوئے مختلف مطالبات کے نام پر عوام کو اپنے پیچھے جمع کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مثال کے طور پر کمیونزم نے کھانا پینا۔ رہائش کے لئے مکان۔ لباس اور تعلیم کو انسان کے بنیادی حقوق قرار دیتے ہوئے اس کے حصول کے لئے ذرائع اختیار کئے ہیں۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ اسلام ایک عالمگیر اور کامل مذہب ہے۔ اس لئے اس میں انسان کی زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی پائی جاتی ہے۔ آنحضرت صلعم زندگی کے ہر دَور سے گزرے اس لئے آپ زندگی کے ہر شعبہ میں ہمارے لئے کامل نمونہ اور اسوۂ حسنہ ہیں۔

اِسلام نے مساوات کی تعلیم دیتے ہوئے چھوت چھات کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا۔ انسان کی بنیادی ضروریات کے حصُول کے سلسلہ میں نہایت پُر امن اور خوش کن تعلیم ہمارے سامنے پیش فرمائی۔ جیسا کہ حضور صلعم نے فرمایا لیس لابن اٰدم حق سوی هذه الخصال بيت يسكنه. ولباس يواري سوأته وجلف الخبز و الماء۔ اس کے بالمقابل کمیونزم کیا ہے، ضروریاتِ زندگی کو پا لینے کے لئے خدا اور مذہب کے انکار کو بنیاد رکھتا ہے۔ محترم مولوی امینی صاحب نے اس ضمن میں اسلام کی مختلف خوش نما اور پُر امن تعلیمات پر روشنی ڈالی۔

اِس تقریر کے بعد چند اعلانات ہوئے۔ اس کے بعد آج کا یہ اجلاس نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہُ کی ٹیپ شدہ تقریریں

مورخہ ۲۱ر فروری کی شب ½ ۸ بجے شب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی ٹیپ شدہ تقریریں سُنانے کا اہتمام کیا گیا۔ اس سلسلہ میں منعقدہ اجلاس میں سب سے پہلے محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے تلاوتِ قرآن مجید کی اور مکرم مولوی منظور احمد صاحب فضل یادگیری نے نظم سُنائی۔ اس کے بعد ٹیپ ریکارڈ سے جوں ہی ہمارے پیارے آقا سیدنا و مطاعنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہُ کی پیاری آواز کانوں میں پڑی سب آبدیدہ ہو گئے۔ اور اپنے پیارے آقا کے ساتھ وابستہ کئی واقعات اور یادیں مستحضر ہو گئیں۔ اور دل ہی دل میں اُس اولوالعزم خلیفہ کے لئے دعائیں نکلنے لگیں۔ اور سب پر رقت طاری ہو گئی۔ ٹیپ ریکارڈ سے سب سے پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ۱۹۵۴ء میں کی گئی ایک تقریر جو تحریکِ جدید کے متعلق تھی سنائی گئی۔ اس کے بعد ۱۹۵۲ء کے جلسہ سالانہ میں تعلق باللہ کے عنوان پر کی گئی ایمان افروز تقریر کا ایک حصہ سنایا گیا جو سب کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنا۔

تیسرا دِن

مورخہ ۲۲ر فروری کی صبح ½ ۱۰ بجے جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا اجلاس محترم مولانا محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ بنگلہ دیش کی زیر صدارت مکرم مولوی منظور احمد صاحب کی تلاوتِ قرآنِ مجید اور مکرم مولوی منظفر احمد صاحب فضل یادگیری کی نظم کے ساتھ شروع ہُوا۔

غرباء اور یتیموں اور عورتوں سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپؐ کا عمل

اس جلسہ کی پہلی تقریر مذکورہ عنوان پر محترم مولانا عبد الحق صاحب فضل مبلغ انچارج حیدرآباد کی ہوئی۔

آپ نے فرمایا کہ یہ ایک فطری حقیقت ہے جس کا کوئی فردِ بشر انکار نہیں کر سکتا کہ انسان طبعاً بنی نوعِ انسان کے کمزور ترین طبقات، مصیبت زدہ افراد، پریشان حال لوگوں اور بلکتی ہوئی انسانیت کے لئے بے پناہ جذبۂ ہمدردی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس جذبۂ ہمدردی نے عظیم الشان انقلابات برپا کئے ہیں۔ حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حقیقت کو ایک عظیم فلسفہ کے رنگ میں بیان کرتے ہوئے فرمایا بدء الاسلام غريبا و سيعود غريبا فطوبى للغرباء کہ اسلام کا آغاز بھی غربت کی حالت میں ہوا

پھر وہ آخری دور میں غربت کی طرف لوٹ جائے گا۔ پس اے دنیا کے غریب اور بے سہارا لوگو! تم اپنی درویشانہ تنگ دامانیوں کو دیکھ کر رنجیدہ مت ہو جاؤ۔ تمہاری مثال اس عظیم الشان مذہب کے ساتھ دی گئی ہے جسے اسلام کہتے ہیں۔ اس کے بعد فاضل مقرر نے غرباء اور یتیموں کی مدد اور ان کی دلجوئی کے لئے حضرت رسول کریم صلعم نے جو پاک تعلیم دی نہایت تفصیل سے اس کا ذکر فرمایا۔

قصیدہ: اس تقریر کے بعد مکرم مولوی منظور احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نعتیہ کلام سنایا جس کا پہلا بیت یہ ہے ؎

یا عین فیض اللہ والعرفان
یسعی الیک الخلق کالظمآن

اس جلسہ کی دوسری تقریر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کی

موجودہ زمانہ کے مسائل کا حل اسلام میں

کے عنوان پر ہوئی۔

آپ نے موجودہ زمانہ کے اہم مسائل میں سے ایک جو بدامنی اور خوف وہراس کی شکل میں ہمارے سامنے آیا ہے اس کا حل اسلام کی دائمی اور خوش نما تعلیمات کی روشنی میں وضاحت سے بیان فرمایا۔ اور اسلام نے قیام امن کے لئے جو زریں اصول پیش کئے تھے ان پر روشنی ڈالی۔ خاص کر مساوات کے قیام کے لئے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اصول بیان فرمایا تھا اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور اقدس صلعم کے حجۃ الوداع میں دئے گئے اہم خطبہ کو بیان کیا۔ اسی طرح اقتصادی و دیگر مسائل جو وقتاً فوقتاً دنیا کو پیش آتے رہتے ہیں، ان سب کا دائمی حل جو اسلام نے بیان فرمایا ہے ذکر کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم فرمائی۔

نظم: مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل نظم خوش الحانی سے سنائی ؎

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

ISLAM AND UNIVERSAL PEACE

محترم سید فضل احمد صاحب ڈی۔ آئی۔ جی پٹنہ نے انگریزی زبان میں اسلام اور امن عالم کے عنوان پر نہایت برجستہ اور ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ آپ نے موجودہ زمانہ کے خطرناک ماحول اور پُرخطر حالات اور اکناف عالم میں بدامنی کے دور دورہ کا ذکر کرتے ہوئے قیام امن کے لئے اسلام نے جو تعلیمات اور اصول بیان فرمائے ہیں وضاحت سے ان پر روشنی ڈالی۔

آپ نے سب سے پہلے بدامنی پیدا ہونے کے وجوہات اور ان کا جو سدِّ باب اسلام نے پیش کیا، بیان کرتے ہوئے مختلف قرآنی آیات کی روشنی میں حل پیش کیا۔ آپ نے آیتِ قرآنی لا تمدّنّ عینیک الٰی ما متّعنا بہٖ ازواجًا منھم زھرۃ الحیٰوۃ الدنیا لنفتنھم فیہ یعنی تم اپنی آنکھوں کو ان لوگوں کی طرف نہ پھیرو جن کو ہم نے اس دنیوی مال ومتاع سے متمتع کیا ہے، کا ذکر کرتے ہوئے اسلام کی تعلیم دربارہ قناعت کی وضاحت فرمائی۔

اسی طرح مختلف آیاتِ قرآنی کی روشنی میں قیامِ امنِ عالم کے ذرائع بیان کئے۔ آخر میں آپ نے بتایا کہ ہر فتنہ وفساد اور بدامنی کی وجہ انسانیت کا فقدان ہے۔ اب خدا تعالےٰ نے جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ ازسرِ نو انسانیت کا قیام فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جماعت کے سامنے انسانیت زندہ باد کا نعرہ رکھتے ہوئے انسانیت کی خدمت پر زور دیا۔

نظم: اس کے بعد مکرم مولوی سلیم اللہ صاحب بنگلہ دیش نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بنگلہ زبان میں ایک عمدہ اور پرجوش نظم سنائی۔

آج کے زمانہ میں مذہب کی ضرورت

اس مقدس جلسہ کی آخری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔

آپ نے سب سے پہلے مذہب کی تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ انسان کے مقصدِ حیات تک پہنچنے کا جو راستہ ہے اسے مذہب کہتے ہیں۔ پیدائشِ انسان کے ساتھ ہی اس کی ضرورت تھی تاکہ انسان خدا تعالیٰ کی رہنمائی اور ہدایت کے ماتحت اس سے ایک تعلق پیدا کر سکے۔ لہٰذا مذہب کی ضرورت لفظ "آج" سے مقید ومشروط نہیں بلکہ اس کی ضرورت ازل سے ابد تک ہے۔ لیکن چونکہ اس وقت دنیا میں سائنس اور ٹیکنالوجی اور فلسفہ وحکمت کی ایسی ترقی ہوئی ہے جس کی نظیر ازمنۂ سابقہ میں نہیں ملتی۔ علومِ جدیدہ۔ نئے فلسفہ۔ سائنس کی ترقی اور محیر العقول ایجادات کے نتیجہ میں انسان اپنے مقصدِ حیات کو بھول کر آستانۂ الٰہی سے دور جا پڑا ہے اس لئے روحانیت کی شدید کمی ہے۔ اور دہریت والحاد کا دور دورہ ہے۔

اس تمہید کے بعد فاضل مقرر نے مذہب کا فطرتِ انسانی سے تعلق۔ مذہب کی ضرورت اور اس کا مقصد۔ مذہب کے فوائد بیان کرتے ہوئے اسلام کو زندہ اور کامل مذہب قرار دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور اس کا مقصد بیان کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کی۔

اس کے بعد مکرم شمس الحق صاحب نے ہندی زبان میں مکرم مولوی صمصام الدین صاحب مرحوم کی ایک بہترین نظم پڑھ کر سنائی۔

نظم کے بعد محترم مولوی امینی صاحب نے وہ تمام درخواست ہائے دعا جو ہندوستان اور بیرونی ممالک سے آئی تھیں پڑھ کر سنائیں۔

اختتامی تقریر اور شکریہ

آخر میں محترم حضرت امیر صاحب اطال اللہ عمرہٗ نے اختتامی تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ آپ دوستوں نے یہ مبارک ایام ذکرِ الٰہی۔ عبادات اور دعاؤں میں گذارے اور ہمارے مبلغین اور علمائے کرام کی تقریریں سُنیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے جو فوائد بیان فرمائے ہیں اُن سے حتی المقدور مستفید ہونے کی کوشش کی ہے۔ میں بحیثیت ناظر اعلےٰ اور امیر مقامی ہونے کے آپ سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپ کے جملہ نیک مقاصد کو پورا فرمائے۔ اور آپ یہاں سے نور کی مشکیں لے کر جانے والے ہوں جن کو لیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ اسلام ایک حسین اور کامل مذہب ہے جس نے قدم قدم پر ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے ایک نکتہ یہ بیان فرمایا ہے کہ مَنْ لم یشکر النّاس فلم یشکر اللّٰہ۔ یعنی جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا۔

اس کے بعد محترم حضرت امیر صاحب نے غیر مسلموں۔ حکومت کے افسران اور جلسہ سالانہ میں مختلف ڈیوٹیاں ادا کرنے والوں اور سامعین کا شکریہ ادا فرمایا۔

آخر میں آنمحترم نے چند احبابِ جماعت اور درویشانِ کرام کے لئے دعا کی درخواست فرمائی۔

اجتماعی دعا: صدارتی تقریر کے بعد آپ نے تمام سامعین سمیت ایک لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا کروائی۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان تمام دُعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ اور اسلام و احمدیت کی فتح ونصرت کے دن جلد سے جلد قریب لائے آمین۔

اجتماعی دعا کے بعد جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔ اس طرح اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے جماعتِ احمدیہ ہندوستان کا اکاسیواں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی اور خیروخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

خواتین کی شرکت

یہ بات یاد رہے کہ جلسہ سالانہ کے تین روز کے جملہ اجلاسات میں پردہ کی رعایت سے مستورات بھی جملہ تقاریر سے مستفید ہوتی رہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام تربیتی اجلاس

جلسہ سالانہ کے تیسرے روز رات کے ۹ بجے مسجد اقصیٰ میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے زیر اہتمام محترم جناب صدیق امیر علی صاحب صوبائی صدر جماعت ہائے احمدیہ علاقہ کیرالہ کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔

سب سے پہلے عزیزم محمد یوسف صاحب بٹ کشمیری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم سید ظفر الدین صاحب بی۔ ایس سی (اڑیسہ) کی نظم خوانی کے بعد مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے کلکتہ نے انگریزی میں وقارِ عمل کی ضرورت اور اس کی اہمیت پر تقریر فرمائی۔ آپ نے خدام الاحمدیہ کے قیام کی طرف روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ایک قوم یا جماعت میں اس کا نوجوان طبقہ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر یہ طبقہ بگڑ جائے تو ساری قوم میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعتِ احمدیہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام فرماتے ہوئے اس میں ہاتھ سے کام کرنے اور بے کار نہ بیٹھنے کی تاکید فرمائی۔ اور وقارِ عمل کا شعبہ قائم فرمایا۔

دوسری تقریر میں مکرم اے عبدالمجید صاحب بی۔ اے حیدر آباد نے خدام میں دیانت اور امانت کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ آج دنیا میں دیانت اور امانت کے فقدان کی وجہ سے جو بگاڑ پیدا ہو رہا ہے اس کے نقصانات بیان کئے اور دیانت وامانت اختیار کرتے ہوئے بگڑے ہوئے معاشرے کو سنوارنے کی طرف توجہ مبذول کرائی۔

اس کے بعد مکرم عبدالغنی صاحب ڈار بھدرواہ (کشمیر) نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک پرجوش نظم نہایت بہترین انداز میں سنائی۔

اس جلسہ کی آخری تقریر برادرم مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کی ہوئی۔ آپ نے ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی جس میں خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریوں کی طرف پر زور الفاظ میں رہنمائی کی۔

اس کے بعد محترم حضرت بھائی الٰہ دین صاحب

صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام حاضرین سمیت اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح خدام الاحمدیہ کی یہ تربیتی میٹنگ بخیر و خوبی ۱۰½ بجے شب اختتام پذیر ہوئی۔

درس — جلسہ سالانہ کے مقدس ایام میں بعد نماز فجر مسجد مبارک میں پہلے روز یعنی ۲۰ر تبلیغ کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اور ۲۱-۲۲-۲۳ر اور ۲۴ر کو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے نہایت ایمان افروز درس دیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ ان درسوں میں حمد باری تعالیٰ کے فضائل۔ اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ استغفار پڑھنے کی ضرورت اور اسی طرح دعا کے فلسفہ پر سیر کن روشنی ڈالی گئی۔ اسی طرح اصلاح نفس کے لئے مجاہدہ۔ صحبت صالحین اور دعاؤں پر زور دیا۔ زیادہ سے زیادہ ذکر و اذکار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ ذکر سے جہاں بعض مسنون اذکار اور ورد مراد ہے وہاں خدا تعالیٰ نے نماز۔ قرآن کریم اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ذکر قرار دیا ہے۔ لہٰذا نمازوں میں تہجد۔ تلاوت قرآن مجید اور حضرت رسول مقبول صلعم کے اسوۂ حسنہ پر چلنا بھی ذکر میں شامل ہے۔ جلسہ کے تمام ایام میں مسجد اقصیٰ میں بعد نماز فجر مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیتے رہے۔

اس طرح ان ایام میں احباب کرام فجر کی نماز کے بعد روحانیت سے پُر اور دل و دماغ کو گرما دینے والے ایمان افروز پند و نصائح سے بھی فیضیاب ہوتے رہے۔

یعنے روز احباب کا قیام مقدس اور پاک دیار مسیح میں رہا ہر احمدی اپنے اپنے ذوق اور ظرف کے مطابق مقامات مقدسہ کی برکات سے مستفیض ہوتے رہے۔ مسجد مبارک کی پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد میں بھی جو صبح ۴½ بجے ہوتی تھی کثیر تعداد میں احباب جماعت شریک ہوتے تھے۔ خواتین پردہ کی رعایت سے بیت الفکر اور حضرت اماں جان رضؓ کے کمرے میں یعنی بیت الدعا کے ساتھ والے دالان میں جمع ہو کر نمازیں ادا کرتی رہیں۔

انہی ایام میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے چند نکاحوں کا اعلان بھی فرمایا۔ یہ بات خاص کر قابل ذکر ہے کہ استاذی المحترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل کی دختر نیک اختر کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۰ر فروری بعد نماز عصر عمل میں آئی۔ اس تقریب میں جہاں دیگر مسلمان ہزاروں روپے ضائع کر دیتے ہیں اور مختلف غیر اسلامی اور غیر شرعی رسوم بجا لاتے ہیں جس کے نتیجہ میں کئی گھرانے تباہ و برباد اور ہمیشہ کے لئے قرض کے نیچے دب جاتے ہیں وہاں یہ تقریب نہایت سادگی اور بالکل اسلامی شعار کے مطابق عمل میں آئی۔ دعا ہے کہ سارا اسلامی معاشرہ اس قسم کے اسلامی شعار کو اپنانے والا بنے آمین۔

اس سال بھی حسب سابق بیرونجات سے تین جنازے لائے گئے۔ مورخہ ۲۱ر فروری کو حضرت امیر صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت فرمائی۔ تدفین اور دعا کے بعد سارے احباب کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر جمع ہو گئے اور حضرت امیر صاحب نے ایک لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا کروائی۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی غیر معمولی رحمت و برکت سے امسال کا جلسہ سالانہ حسب سابق نہایت کامیابی و خیر و خوبی اور روحانیت سے پُر ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سارا سال اس جلسہ کی برکات سے مالا مال فرماتا رہے اور تمام عبادات اور دعائیں خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے قبول فرمائے۔ اور اس مقدس جلسہ کے نتائج اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے نہایت درجہ خوشکن اور بابرکت ہوں آمین ثم آمین۔

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؎

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یوم مصلح موعود رضؓ کا انعقاد!

جماعت احمدیہ بیرنگ

مرکزی ہدایت کے ماتحت جلسہ یوم مصلح موعود مورخہ ۲۰ر تبلیغ (فروری) کو بعد نماز مغرب و عشاء منعقد ہوا۔ جس کی کارروائی زیر صدارت مکرم قاضی عبد المطلب صاحب شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم کمال الدین صاحب نائب صدر جماعت نے کی۔ اور نظم مکرم حسام الدین صاحب، مکرم حنیف احمد خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور دیگر دوستوں نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم انیس الرحمٰن صاحب سیکرٹری تعلیم، مکرم محمد نصیر الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ، مکرم علی خان صاحب۔ مکرم ظل الرحمٰن صاحب، مکرم مولوی عبد المنان صاحب اور خاکسار نے مختلف موضوعات دربارہ پیشگوئی مصلح موعود پر تقریریں کیں۔ آخر میں صدر جلسہ نے خطاب کیا اور دعا کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مردوں کے علاوہ مستورات بھی کافی تعداد میں پردہ کی رعایت سے شریک ہوئیں۔ مائک اور روشنی کا خاطر خواہ انتظام موجود تھا۔

خاکسار: سید فضل عمر کٹکی مبلغ سلسلہ۔

جماعت احمدیہ شموگہ

مورخہ ۲۰ر تبلیغ (فروری) بروز اتوار بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم اخویم سید مدار صاحب نے فرمائی۔ جلسہ کا آغاز مکرم محمد عثمان صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا بعدہٗ مکرم میر شفیع الرحمٰن صاحب نے درثمین سے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ صدر جلسہ نے پیشگوئی دربارہ مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔ مکرم ایس۔ کے اختر حسین صاحب نے "تمام لوگوں اور انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیوں کے مابین فرق" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد ناصرات الاحمدیہ نے چند نظمیں خوش الحانی سے پڑھیں۔

بعدہٗ مکرم خضر محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے مصلح موعود کی ضرورت کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر مکرم سید محمد جعفر صادق صاحب نے مصلح موعود کی شان میں نظم پڑھی اور مکرم محمود احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود رضؓ کی ایک تقریر کا اقتباس پڑھ کر سنایا۔ مکرم سید محمد جعفر صادق صاحب نے مصلح موعود زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا کے موضوع پر تقریر کی۔

آخری تقسیم پر خاکسار نے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا کے موضوع پر کی۔ بعدہٗ صدر محترم نے احباب سے خطاب کیا۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ آخر میں حاضرین کی مٹھائی، کھارا، چیل اور چائے سے تواضع کی گئی۔ جس کا انتظام جماعت نے کیا تھا۔

خاکسار: فیض احمد مبلغ جماعت احمدیہ شموگہ۔

لجنہ اماء اللہ شموگہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ شموگہ کو بھی جلسہ مصلح موعود منانے کی توفیق ملی۔ ۲۰ر فروری کو جماعت کا جلسہ تھا اس لئے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ۲۱ر فروری بروز پیر مکرم میر فضل الرحمٰن صاحب کے مکان پر رکھا گیا۔ جلسہ کی کارروائی ٹھیک چار بجے شام تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو خاکسار خورشید بیگم نے کی۔ بعدہٗ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ نے درثمین سے نظم پڑھی۔

پہلی تقریر مقامی مبلغ نے سابقہ کتب میں مصلح موعود رضؓ کے متعلق پیشگوئیاں کے عنوان پر کی۔ بعدہٗ محترمہ عظیم النساء صاحبہ نے حضرت مصلح موعود رضؓ کے مکتوب پڑھ کر سنائے پھر محترمہ بیگم بی صاحبہ نے مصلح موعود رضؓ کی یاد میں نظم پڑھی۔ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ نے تین کو چار کرنے والا ہوگا کے عنوان سے ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ آپ کے بعد محترمہ وجیہہ بیگم صاحبہ نے حضرت مصلح موعود کے چند ایمان افروز واقعات سنائے۔ بعدہٗ خاکسار نے حضرت مصلح موعود رضؓ کی شان میں نظم پڑھی۔ محترمہ نجم النساء صاحبہ نے اخبار بدر سے ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ پھر ایک نظم ہوئی۔ جو محترمہ صبیحہ بیگم صاحبہ نے پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار نے مصلح موعود رضؓ کی پیشگوئی پر روشنی ڈالی۔ اور محترمہ حشمت النساء بیگم نے حضرت مصلح موعود کے ملفوظات سنائے۔ آخر پر محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ نے کلام محمود سے نظم پڑھی۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوا۔ احمدی مستورات کے علاوہ غیر احمدی بہنوں نے بھی شرکت کی۔ سب کی شیرینی اور چائے سے تواضع کی گئی جس کا اہل خانہ نے انتظام کیا تھا۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

خاکسار خورشید بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شموگہ

جماعت احمدیہ شورت

مورخہ ۲۰ر فروری ۱۹۷۲ء بعد نماز مغرب

(باقی دیکھئے صفحہ ہذا کالم ۱ نیچے)

انجمن احمدیہ شورت کی جانب سے جلسہ یوم مصلح موعود رضؓ منعقد ہوا جس کی صدارت صدر جماعت نے سرانجام دی۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مکرم غلام حسن صاحب سیکرٹری وقار عمل نے کی۔ بعدہٗ مکرم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب آہنگر نے ایک نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب عارف قائد مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم غلام محمد صاحب گنائی اور محترم صدر صاحب جلسہ نے تقاریر کیں۔ بعد دعا یہ اجلاس بخیر و خوبی برخاست ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے آمین۔

خاکسار: بشیر احمد گنائی سیکرٹری خدام الاحمدیہ شورت۔ کولگام (کشمیر)

درخواست ہائے دُعا

★ — ایک مخلص احمدی دوست مکرم حمید احمد صاحب بھٹی COVENTRY انگلینڈ کی اہلیہ صاحبہ گزشتہ دنوں بیمار رہی ہیں۔ اطلاع ملی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے آرام ہے۔ کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز بھٹی صاحب لکھتے ہیں کہ خدا تعالےٰ اُن کو خدمتِ دین کی توفیق بخشے

خاکسار: مرزا وسیم احمد قادیان

★ — مکرم محمد شعبان صاحب راتھر صدر جماعت احمدیہ ہاری پاری گام (کشمیر) عرصہ تقریباً دو ماہ سے ریح کی درد سے دوچار ہیں۔ موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

★ — اسی طرح ہاری پاری گام کے ایک زیرِ تبلیغ غیر احمدی طالبِ علم مکرم مرزا اظہار امین صاحب امسال فرسٹ ایئر ٹی۔ ڈی سی کا امتحان دے رہے ہیں۔ موصوف کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

★ — خاکسار کی اہلیہ کی طبیعت کچھ عرصہ سے ناساز چلی آرہی ہے خود خاکسار کی اقتصادی حالت نہایت مخدوش ہے۔ اہلیہ کی صحت یابی اور اپنی اقتصادی فارغ البالی کے لئے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہوں

خاکسار: لطیف الرحمٰن۔ چودہ کلاٹ۔ کیرالہ۔

★ — خاکسار کی اہلیہ امید سے ہیں۔ کمزوریٔ صحت کے پیشِ نظر تشویش ہے۔ اہلیہ کی بسہولت فراغت اور نیک، صالح و خادمِ دین اولادِ نرینہ کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: محمد حفیظ احمد احمدی۔ نئی دہلی۔

★ — خاکسار کا لڑکا عزیز تاج الدین احمد اور لڑکی عزیزہ نور جہاں بیگم امسال علی الترتیب ہندی بھوشن اور ہندی وشارد کا امتحان دے رہے ہیں۔ ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان و احباب کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔ خاکسار محمد عبد النبی احمدی کبندرا پلیم (آندھرا)

★ — مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ جماعتِ احمدیہ یادگیر ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ موصوف کی صحت و شفایابی کے لئے نیز اپنے چھوٹے بھائی عزیز ظفر احمد جو امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے کی نمایاں کامیابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار بشارت احمد حیدر یادگیری۔ قادیان

★ — مکرم میر فضل الرحمٰن صاحب آف شموگہ کی بس کو حادثہ پیش آجانے سے موصوف کو کافی مالی نقصان ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ ازحد پریشان ہیں۔ موصوف سلسلہ کے ایک مخلص خادم ہیں۔ تلافیٔ مافات کے لئے جملہ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار فیض احمد مبلغ سلسلہ شموگہ۔

شکرانہ اور درخواست دُعا

مکرم سید سجاد احمد صاحب آف رانچی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے عہدہ میں ترقی عطا فرمائی ہے۔ وہ اس خوشی میں مبلغ دس روپیہ بطور شکرانہ اعانتِ بدر میں ارسال کرتے ہوئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ یہ نیا عہدہ اُن کے لئے اور سلسلہ و خاندان کے لئے مبارک کرے اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

مینجر اخبار بدر قادیان

★ — الحمد للہ کہ خاکسار کے بھتیجے عزیز سید فضل احمد بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ابن مولوی سید عبد الباری صاحب، سرلوئی ضلع کٹک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے منصفی کے عہدے پر فائز فرمایا ہے۔ گزشتہ پچاس سال کے بعد اوڑیسہ سٹیٹ میں عزیز موصوف واحد مسلم منصف منتخب ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کا وجود اسلام احمدیت اور خاندان کے لئے مبارک بنائے اور تمام خلق اللہ کے ساتھ نیک سلوک، غیر جانبداری، بغیر خوف و خطر کے اپنے منصفی کے عہدے کو خیر و خوبی سے انجام دینے کی توفیق بخشے اور خداوندِ کریم کی خوشنودی کا وارث بنائے آمین۔

اس سلسلہ میں خاکسار کی طرف سے پانچ روپے بطور شکرانہ اعانتِ بدر میں ارسال ہیں۔

خاکسار سید عبد القدیر صدر جماعتِ احمدیہ کٹک (اڑیسہ)

اعلاناتِ نکاح

مورخہ ۲۱ر فروری ۱۹۷۲ء بعد نمازِ ظہر و عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو فریقین اور جماعت کے لئے موجبِ برکت و رحمت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔

(۱) — مکرم اختر عالم صاحب ولد پیر محمد لاڑجی صاحب ساکن حیدر آباد کا نکاح عطیہ پروین صاحبہ بنت مکرم سیٹھ سید جہانگیر احمد صاحب کاچی گوڑہ سٹار بون مل حیدر آباد کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر قرار پایا۔

(۲) — مکرم عبد الشکور صاحب ولد مکرم عبد الغفور صاحب ساکن چنت کنٹہ آندھرا کا نکاح امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت مکرم خواجہ عبد الواجد صاحب انصاری ساکن حیدر آباد کے ساتھ بعوض دو ہزار روپے حق مہر قرار پایا۔

(۳) — مکرم ارشاد حسین صاحب ولد مکرم احمد حسین صاحب ساکن حیدر آباد کا نکاح زینب بانو صاحبہ بنت محمد موسیٰ خان صاحب مرحوم ساکن حیدر آباد کے ساتھ بعوض دو ہزار ایک سو روپے حق مہر قرار پایا۔

اس خوشی میں مکرم سیٹھ سید جہانگیر احمد صاحب نے مبلغ دس روپے۔ مکرم خواجہ عبد الواجد صاحب انصاری نے مبلغ پانچ روپے۔ مکرم عبد الغفور صاحب نے مبلغ پانچ روپے اور مکرم احمد حسین صاحب نے مبلغ پانچ روپے اعانتِ بدر کے لئے ادا فرمائے ہیں۔

مینجر بدر قادیان

شادی کی تقریب

برادرم محمد یوسف صاحب ولد محمد تقی صاحب سکنہ مودہا ضلع ہمیر پور کی تقریب رخصتانہ ۶ر فروری ۱۹۷۲ء کو کانپور میں منعقد ہوئی۔ مکرم انوار محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعتِ احمدیہ نے دعا کرائی۔ محمد یوسف صاحب کا نکاح مورخہ ۱۶ر اکتوبر کو مسماۃ ہاجرہ بیگم بنت عبد الوہاب صاحب مرحوم کے ساتھ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل انچارج تبلیغ یو۔ پی نے پڑھا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو برکت کا موجب بنائے۔ بوقتِ نکاح جماعتِ احمدیہ کانپور۔ قادیان اور بہوہ کے دوست کثیر تعداد میں شریک تھے۔

اس خوشی کے موقع پر مکرم محمد یوسف صاحب نے اعانتِ بدر پانچ روپے اور دو احباب کے نام اخبار بدر جاری کرنے کے لئے ۱۰/- روپے عطا کئے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار محمد انعام ذاکر سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ راٹھ۔

(۲)

پروفیسر شاہ امتیاز احمد ایم۔ اے ابن پروفیسر شاہ شکیل احمد گیاوی اور یاسمین شمیم سلمہا ایم۔ ایس سی (زیولوجی) بنت ڈاکٹر شاہ شمیم احمد آرہ کی شادی خانہ آبادی ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۱ء اور تقریب رخصتی ۲۸ر دسمبر کو عمل میں آئی۔ ۳۰ر دسمبر کو گیا میں ولیمہ کی دعوت دی گئی۔ تمام تقریبات کے موقعہ پر صوبہ بہار کے چوٹی کے معززین۔ احباب اور رشتہ دار معقول تعداد میں شریک ہوئے۔ جانبین کے نکاح کا اعلان حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مارچ ۱۹۷۱ء میں مسجد اقصیٰ قادیان میں کیا تھا۔ صحابہ کرام، بزرگوں اور درویشوں سے رشتہ کے بابرکت ہونے کی درخواستِ دعا ہے۔

اس موقعہ پر محترمہ جمیلہ خاتون صاحبہ والدہ شاہ امتیاز احمد سلمہٗ پانچ روپیہ ۵/- اعانتِ بدر اور دس روپیہ ۱۰/- شادی فنڈ میں پیش کرتی ہیں۔

خاکسار: شاہ شکیل احمد۔ گیا۔ بہار

درخواستِ دُعا

مکرم رفیق احمد خان صاحب حیدر آباد سے لکھتے ہیں کہ ان کی والدہ پر ۲/۱۲ کو فالج کا حملہ ہوا تھا جس کی وجہ سے اُن کے دماغ۔ زبان اور جسم کے دائیں حصہ پر اثر ہوا ہے۔ ڈاکٹروں نے مرض کو لاعلاج قرار دیا ہے۔ وہ احباب جماعت کی خدمت میں اپنی والدہ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔ خاکسار: محمد اسماعیل نوری قادیان۔

تفسیر صغیر کا نیا ایڈیشن

جیسا کہ احباب جماعت کی خدمت میں بذریعہ اعلان اطلاع دی تھی کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تفسیر صغیر کا تازہ ایڈیشن جو زیر طبع ہے مہیا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ سو الحمد للہ کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تفسیر صغیر کا یہ دیدہ زیب ایڈیشن تیار ہو کر قادیان پہنچ گیا۔ سب دوستوں نے اسے بے حد پسند کیا۔ جن دوستوں کی طرف سے ان کا ہدیہ قبل ازیں وصول ہو چکا ہے ان کو بذریعہ ڈاک ان کی مطلوبہ جلدیں بھجوا دی جائیں گی۔ اور جن دوستوں کو ضرورت ہو وہ نظارت سے رجوع کریں۔ تفسیر صغیر کی خوبی کے بارے میں مزید کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ احباب جماعت اس کی خوبیوں سے خود آگاہ ہیں۔ تفسیر صغیر کا ہدیہ اٹھارہ روپے اور ڈاک خرچ معہ پیکنگ چار روپے۔ اگر ریل کے ذریعہ منگوائی جائے تو ڈاک خرچ میں بچت ہو سکتی ہے۔ ہر احمدی گھرانے میں ہر فرد کے لئے اپنا اپنا نسخہ ہونا ضروری ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تحریک جدید کے مالی جہاد میں شمولیت
خدا کا عظیم احسان ہے

تحریک جدید کے موجودہ مالی سال کے سوا تین ماہ گزر چکے ہیں۔ اور اس کے مقابلے میں وصولی چندہ تحریک جدید بہت کم ہے۔ جملہ جماعتوں کے عہدہ داران کی طرف سے فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۳۰ نومبر ۱۹۵۱ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"یہ تحریک صرف اس شخص کے لئے ہے جو خدا تعالیٰ کے دین کے لئے قربانی کرنا اپنے لئے برکت اور فضل سمجھتا ہے۔ جو سب کچھ دینے کے باوجود یہ یقین رکھتا ہے کہ اس نے خدا اور اس کے دین پر احسان نہیں کیا ہے۔ بلکہ خدا نے اُس پر احسان کیا ہے۔ اس نے اُسے خدمت کی توفیق دی۔ پس ہر وہ شخص جو کہتا ہے کہ اس تحریک میں شمولیت اس کے لئے بوجھ ہے میں اسے کہتا ہوں تم چپ رہو۔ جب تک خدا تعالیٰ تمہارے ایمان کو درست نہ کر دے اس وقت تک تم ایک پائی بھی چندہ نہ دو اور پھر دیکھو کہ خدا تعالےٰ اس سلسلہ کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔"

سیکرٹریان مالی اور سیکرٹریان تحریک جدید مہربانی کر کے احباب کو تلقین فرمائیں کہ وہ مالی جہاد کو بوجھ نہ سمجھیں۔ بلکہ بڑی خوش اسلوبی اور برق رفتاری سے اس روحانی منزل کی طرف گامزن رہیں جس کی صورت یہی ہے کہ وہ احسانات الٰہی کے زیادہ سے زیادہ مورد ہونے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں اور ان کا قدم کسی لمحہ پیچھے نہ رہے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا کرے آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

زکوٰۃ اموال کو پاک کرتی ہے

اخبار بدر کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

(۱) مقامِ اشاعت .... قادیان

(۲) وقفۂ اشاعت .... ہفتہ وار

(۳) (۴) پرنٹر و پبلشر .... ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔

قومیت .... ہندوستانی۔

پتہ .... محلہ احمدیہ قادیان

(۵) ایڈیٹر کا نام .... محمد حفیظ بقاپوری۔

قومیت .... ہندوستانی۔

پتہ .... محلہ احمدیہ قادیان

(۶) اخبار کے مالک، افراد یا ادارہ کا نام .... صدر انجمن احمدیہ قادیان

میں ملک صلاح الدین اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات اور علم ہے صحیح ہیں۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔
پبلشر اخبار بدر قادیان
۲۹ فروری ۱۹۷۲ء

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ نے اپنی دریا گنج دہلی والی زمین فروخت کر دی ہے اور جو دوست پہلے یہاں مقیم تھے ان کا موجودہ ایڈریس درج ذیل ہے۔ Rahmatullah Khan Sb.
NOVELTY TILES, E 42/3 OKHLA,
Industries Estate II NEW DELHI

دار التبلیغ دہلی کا ایڈریس یہ ہے:۔
Moulvi Bashir Ahmad Sb. H.No. 5973,
Ballimaran Street, DELHI—6

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

دعائے مغفرت:۔ افسوس کہ میری دادی صاحبہ مورخہ یکم فروری کو وفات پا گئیں اِنّا للّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مرحومہ کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

خاکسار محمد عمر تیماپوری متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلےٰ ——— نرخ واجبی

سرٹیفائیڈ
آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ نمبر ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ:۔ "Autocentre" فون نمبرز:۔ 23—1652 23—5222